السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشکواۃ شریف باب اثبات عذاب القبر میں ایک حدیث ہے کہ مردہ سے قبر مین نکیرین سوال کرتے ہیں۔ کہ من ربک تو اگر مردہ مومن ہے تو جواب دیتا ہے کہ فیقول ربی اللہ پھر سوال ہوتا ہے۔ ما دینک پھر جواب دیتا ہے۔ فیقول دینی الاسلام پھر سوال ہوتا ہے۔ فیقولان ماہذاالرجل الذي بعث فیکم جواب دیتا ہے۔ فیقول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث مذکورہ بالا کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ مردے کے سامنے لائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ماہذاالرجل الذي بعث فیکم کیونکہ لفظ ھذا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اور اگر اس لفظ ھذا کے اور دوسرے معنی ہوتے ہیں۔ تو معہ دلیل و حوالہ جات کے شائع فرمایئے گا۔ اور اگر لفظ ھذا سے موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ تو بھی شائع فرمادیجئے گا تاکہ عوام اس سے فائدہ اٹھائیں اس کے جواب دیکھنے کے بہت سے لوگ منتظر ہیں۔ (رحمت اللہ خان بانسی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں ھذا کے ساتھ الذی بعث بھی آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول مبعوث سے سوال ہے۔ معنی یہ ہیں کہ جو شخص تم میں رسول کر کے بھیجا گیا تھا۔ اس کو کیا کہتے ہو۔ ھذا کے ساتھ جب الذی آئے تو وہاں موجود مراد نہیں ہوتا بلکہ موصول معہ صلہ کی طرف کلام کا رخ ہوتا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن مجید میں بکثرت ہیں۔ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ .... ٢٠ اسی قسم سے جن لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ کی شکل دکھائی جاتی ہے یہ ان کا اپنا خیال ہے۔ جس کے زمہ دار وہی ہیں۔

تشریح

وقت سوال منکر نکیر کے آپ ﷺ کا تشریف لانا کسی حدیث یا آثار سے ثابت نہیں اور اعتقاد رکھنے والا اس کا گمراہ ہے۔ (فتاویٰ نزیریہ جلد1 ص 151) لفظ ھذا اس مذکورہ موجود شے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے موضوع ہے۔ جو قریب ہے عام اس سے کہ مذکور حقیقی ہو یا حکمی اور موجود خارجی ہو یا ذہنی رویات مذکروہ فی السوال نیز دیگر روایات مختلفہ فی الباب ک مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور ﷺ کے اوصاف زکر کیے جاتے ہیں۔ اور پھر اشارہ کر کے کہا جاتا ہے تو اگر بندہ مومن ہے تو تمام اوصاف کو سن کر جوابدے گا۔ عبد اللہ ورسولہ پس لفظ ھذا سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔ اور بعضوں نے روایت مذکروہ فی سوال کی بنا پر یہ بھی کہا ہے کہ ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک مکشوف ہوتا ہو اور مکشوف ہونے کے بعد کہا جاتا ہے کہ ماتقول فی ہذالرجل الذي مگر اس بارے میں کوئی صحیح روایت نہ ملی۔ (فقط محمد نانا عفا اللہ عنہ سمیلکی۔ مرسلہ صالح یعقوب جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ

جواب صحیح ہے۔ اول تو سوال میں لفظ الذي بعث فیکم موجود ہے۔ جس سے اشکال ہی واقع نہیں ہوتا یا رفع ہو جاتا ہے۔ پھر ھذا میں اشارہ عام ہے۔ خصوصا مومن کے زہن میں کلمہ توحید ہے لہذا ماحضر فی الزہن بھی صحیح ہے۔ اور کشف صورت کے بارے میں کوئی روایت صحیح نہیں۔ محض لفظ ھذا سے لوگوں کو وہم ہوتا ہے۔ (راقم ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ بنگش دہلی 22 رجب 1354ھ سمہ

جواب یہی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا قبر میں مردہ کے سامنے ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ آپ کا وصف اور زکر ہے۔ الذي بعث فیکم یعنی یہ شخص جو تمہارے میں نبی ﷺ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس کے بارے میں کیا جواب ہے۔ اس کے جواب میں کہتا ہے۔ ھو رسول اللہ ﷺ یعنی وہ رسول اللہ کے ہیں ھو اور ھذا میں فرق ہے۔ ھو ضمیر غائب کی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ھذا سے مراد آپ کا وصف بعثت ہے۔ ھو سے جو آپ کے وجود کا ہے جو نبی ہو کر آئے تھے۔ آپ کا حاضر ہونا تو ثبوت چاہتا ہے۔ اور ہر مومن کے عقیدہ ایمان میں ہر وقت موجود ہیں۔ وہی وجود ھذا سے مراد ہے۔ یعنی جو کچھ آپ کے زہن میں وصف نبوت ہے۔ اور ھو سے مراد آپ کا وجود یا نبوت ہے۔ (الراقم لعاجز۔ عبید الرحمٰن کفا المنان مدیر اشاعۃ الحق دہلی)

جواب صحیح ھذا سے اشارہ آپ ﷺ کی جانب باعتبار شہرت اور وصف کے ہے اس اعتبار سے نہیں کہ آپ اس وقت قبر میں مردہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسا ماننے سے بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور ایسا ثابت بھی نہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک عقیدے کی توفیق دے۔ آمین (عبد الوکیل خطیب ناظم ریاض توحد نواب گنج دہلی) الجواب صحیح۔ سید تقریظ احمد مدرس مدرسہ رشیدیہ احمیری دروازہ دہلی (اہل حدیث گزٹ دسمبر 35ء سمہ)

شرفیہ

یہذاالرجل الذي بعث فیکم ا یسا ہے جیسا کہ ہرقل شاہ روم نے ملک شام میں تجار مکہ کو بلا کر ان سے رسول اللہ ﷺ کا حال دریافت کیا تو ان سے پوچھا اور کہا ایکم اقرب نسبا بہذاالرجل الذي یزعم انہ نبی الی قولہ قال (اي ہرقل) لترجمانہ قل لھم (اي تجار مکہ) انی سائل عن ہذاالرجل (اي رسول اللہ ﷺ) الی ان قال ہرقل کیف نسبہ فیکم (اي الرجل الذکور) فیکم قلت (اي قال سفیان) ہو فینا ونسب الخ (صحیح بخاری جلد1 ص 4

دیکھے رسول للہ ﷺ مدینہ منورہ میں تھے اور ہرقل شاہ روم ملک شام میں وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ھذا الرجل سے اشارہ کر رہا ہے۔ اور تجار مکہ اہل لسان ہی اس کا کلام نقل کر رہے ہیں۔ ثابت ہوا کہ کبھی ھذا سے محسوس مبصر کی طرف اشارہ نہیں بھی ہوتا۔ بلکہ ماحضر فی الذہن۔ یا سیاق کلام کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ خصوصاً جب آگے موصول موصلہ موجود ہو کما فی الحدیث۔

دیگر

اس مضمون کی تین حدیثیں آئی ہیں۔تینوں کے الفاظ درج ہیں۔

1۔ ماکنت تقول فی ھذاالرجل

2۔ ماکنت تقول فی ھذاالرجل المحمد

3۔ ماھذاالرجل الذی بعث فیکم (مشکوۃ باب اثبات عذاب القبر)

''پہلی روایت کا ترجمہ یہ ہے۔کہ ''اے میت تواس آدمی کے حق میں کیا کہتا تھا۔

''دوسری روایت کے یہ معنی ہیں۔''اے میت تواس آدمی یعنی محمدﷺ کے بارے میں کیا کہتا تھا۔

''تیسری روایت کے معنی یہ ہیں۔''اے میت تواس آدمی کے حق میں جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا کیا کہتا تھا۔

ان تینوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے۔کہ اصلی الفاظ جو آپﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔وہ آخری الفاظ ہیں۔پہلی اوردوسری روایتوں میں راوی نے اختصار کردیا ہے۔پس ساری گفتگو کا مدار کار آخری روایت ہے۔اس میں نہ صورت دکھانے کا کوئی لفظ ہے۔نہ تصویر کا ذکر ہے بلکہ یہ لفظ ہے کہ یہ آدمی محمدﷺ جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اس کی بابت تو کیا کہتا تھا۔اس سوال میں آپﷺ کی بعثت کا ذکر کرکے سوال اس غرض سے ہے۔کہ آپﷺ کی نبوت کی بابت تصدیق یا تکذیب کا اقرار کرے۔یہ نہیں کہ تصویر دیکھائی جائے۔

ھذاالرجل کی تشریح کرنے میں بعض علماء نے کہہ دیا کہ آپﷺ کی قبر مبارک تک پردہ اٹھ جاتا ہے۔بعض نے کہا کہ تصویر دیکھائی جاتی ہے۔یہ سب ان کے اپنے خیالات ہیں۔کسی روایت سے ثابت نہیں ھذا کا استعمال مشہور آدمی کےلئے بھی آیا کرتا ہے۔اس کے ثبوت میں سر دست ہم تین مثالیں پیش کرسکتے ہیں۔

1۔تاریخ ابن خلدون کی جلد اول کے صفحہ 150 پر لکھا ہے۔ہ ذاجوہر الصقلی الاکاتب قائد جیش العبیدیین الخمصنف اپنے سے بہت پہلے کا واقعہ لکھتا ہوا کہتا ہے۔""یہ جوہر صقلی جب لڑائی کو چلا وغیرہ۔2۔اسی جلد کے صفحہ 173 پر لکھا ہے۔ ہذا عثمان لما حضر فی الدار (یہ عثمان رضی اللہ عنہ جب گھر میں گھر گئے)3۔اسی صفحہ پر لکھا ہے۔ ہذا علی اشار علیہ المغیرۃ یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں جن کو مغیر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا تھا۔پس نہ خود صوت منورہ دکھائی جاتی ہے۔نہ تصویر نہ کچھ بلکہ شہرت کی وجہ سے صرف یہ کہا جاتا ہے۔کہ یہ نبیﷺ جو تم میں رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔تو اس کے حق میں کیا کہتا تھا۔ایسے موقع پر ھذا کا استعمال عام طور پر کیا جاتا ہے چنانچہ مثالیں ہم بتا چکے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 172

محدث فتویٰ